# قبروں کی تعظیم واحترام

## حکمِ اسلام

# قبروں کو سجدہ

## مطلقاً حرام

از قلم

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
مدیر اعلیٰ ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور

ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ، 977-A بلاک B-III
گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور
042-36880028,0300-4274936

# قبروں کی تعظیم و احترام حکمِ اسلام
# قبروں کو سجدہ مطلقاً حرام

## زیارتِ قبور:

زیارتِ قبور کے بارے میں اُمت کا اتفاق ہے کہ قبروں کی زیارت سنّت ہے کیونکہ اس سے زائر کو اپنی موت یاد آتی ہے جس سے دل میں نرمی، دُنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ آنکھوں میں آنسو آتے ہیں۔

میّت اپنے زائر کو دیکھتی ہے اور اُن کا کلام سنتی ہے۔

## اجازتِ زیارتِ قبور:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا** [۱] ”میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو۔ میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا، اب جب تک چاہو رکھو (اور کھاؤ)۔ میں نے تمہیں شراب کے برتنوں (کو استعمال کرنے) سے منع فرمایا تھا، اب (ان برتنوں کو استعمال کرو اور) ان میں (پانی) پیا کرو لیکن نشہ کی چیز نہ پینا“۔

---

۱ مجمع الزوائد جلد۳ ص ۵۹، مسلم جلد۱ ص ۳۱۴، مشکوٰۃ ص ۱۵۴، شرح السنۃ جلد۳ ص ۳۰۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۴ ص ۷۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۶۹۸، نسائی حدیث نمبر ۲۰۳۳، مسند احمد جلد۱ ص ۱۳۵۔



## قبروں کی زیارت سے موت یاد آتی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ** [۲] ”قبروں کی زیارت کیا کرو یہ موت کی یاد دلاتی ہیں“۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِی الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ** [۳] ”میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا اب ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ دُنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد پیدا کرتی ہیں“۔

## جمعۃ المبارک کے دن زیارتِ قبور:

حضرت محمد بن نعمان تابعی علیہ الرحمہ سے روایت ہے وہ اس حدیث شریف کو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے مرفوع بیان کرتے ہیں، فرمایا: **مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا** [۴] ”جو اپنے ماں باپ یا اُن میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعۃ المبارک کو زیارت کیا کرے گا تو اس کی بخشش کی جائے گی اور وہ بھلائی کرنے والوں میں لکھا جائے گا“۔

## اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا روضۂ انور کی زیارت کرنا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں **كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِیَ الَّذِیْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنِّیْ وَاضِعٌ ثَوْبِیْ وَاَقُوْلُ**

---

۲ مسلم جلد۱ ص ۳۱۴، مشکوٰۃ ص ۱۵۴، مستدرک حاکم جلد۱ ص ۵۳۲۔۵۳۱، الترغیب والترہیب جلد۴ ص ۳۵۷۔ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۷۲، نسائی حدیث نمبر ۲۰۳۴، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۲۳۴، مسند احمد جلد۲ ص ۴۴۱۔ ۳ ابن ماجہ ص ۱۱۴، مشکوٰۃ ص ۱۵۴، مستدرک حاکم جلد۱ ص ۵۳۲۔۵۳۱، الترغیب والترہیب جلد۴ ص ۳۵۸۔۳۵۷۔ ۴ مشکوٰۃ ص ۱۵۴، مجمع الزوائد جلد۳ ص ۵۹۔

اِنَّمَا هُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَادَخَلْتُهٗ وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَیَّ ثِیَابِیْ حَیَاءً مِنْ عُمَرَ ؎۵ ''میں اپنے گھر میں جس میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ مدفون ہیں، چادر اُتارے چلی جاتی تھی اور کہتی تھی ایک میرے (عظیم الشان شوہر) ہیں اور دوسرے میرے والد (گرامی) ہیں پھر جب (حضرت سیّدنا) عمر (ؓ) دفن ہوئے تو اللہ کی قسم (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (ؓ) سے شرم کے باعث بغیر کپڑا لپیٹے اُس گھر میں نہ گئی''۔

(۱) اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ میّت کا بعد وفات بھی احترام چاہیے۔ (۲) غیر محرم بزرگوں کی قبور کا احترام اور اُن سے شرم وحیاء چاہیے۔ (۳) قبر کے اندر سے میّت باہر والوں کو دیکھتی ہے۔ (۴) اُنھیں جانتی پہچانتی ہے۔ (۵) قبر کی مٹی اور تختے وغیرہ میّت کی آنکھوں کے لیے حجاب نہیں بن سکتے لیکن زائر کا لباس اُن کے جسم کے لیے آڑ ہے۔ لہٰذا میت کو زائر ننگا نہیں دکھائی دیتا۔ یہ قانونِ قدرت ہے۔

اگر قبر گھر میں ہو یا عورت حج یا کسی سفرِ جائز کے لیے گئی ہو اور راہ میں کوئی قبر ملی اُس کی زیارت کر لی بشرطیکہ جزع وفزع وتجدیدِ حزن وبکا ونوحہ وافراط وتفریطِ ادب وغیرہا منکرات شرعیہ سے خالی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد۹ ص ۵۶۲)

## راستہ میں واقع قبر کی زیارت:

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں' حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما حبشی کے مقام پر فوت ہوئے۔ انھیں مکہ مکرمہ لایا گیا' وہاں انھیں دفن کیا گیا۔ ایک مرتبہ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبر کے پاس سے گذریں تو اپنے بھائی حضرت عبدالرحمان ؓ کی قبر کی زیارت کی اور یہ دو شعر پڑھے:

(۱) وَکُنَّا کَنَدْ مَانَیْ جَذِیْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰی قِیْلَ: لَنْ یَّتَصَدَّعَا

؎۵ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۷۱۲ رواہ مسند احمد' مرقاۃ جلد۴ ص ۲۲۲۔ فتاویٰ رضویہ جلد۹ ص ۵۶۲۔



(۲) فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا کَاَنِّیْ وَمَالِکًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَیْلَةً مَّعًا

ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُکَ مَادُفِنْتَ اِلَّا حَیْثُ مُتَّ لَوْ شَهِدْتُکَ مَازُرْتُکَ ؎۶

(۱) ہم دونوں ایسے (بہن بھائی) تھے جیسے بادشاہ جزیمہ کے دو ہم نشین کہ ایک ساتھ رہے برسوں زمانے میں یہاں تک کہ لوگ کہتے تھے کبھی جدا نہ ہوں گے۔

(۲) پھر ہم دونوں جدا جدا ہوگئے تو گویا کہ میں اور مالک باوصف مدتوں ساتھ رہنے کے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک رات بھی ساتھ نہ رہے۔

پھر اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر میں (اُس وقت تیرے پاس) ہوتی تو تم کو وہیں دفن کرواتی جہاں تم مرے تھے اور اگر میں تمہیں موت کے وقت دیکھ لیتی تو اب کبھی قبر پر نہ آتی''۔

(۱) اس سے مسئلہ معلوم ہوا اگر راستے میں کسی عزیز کی قبر آجائے تو عورت اُس کی زیارت کرسکتی ہے۔

(۲) نیز اس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے بہن بھائی جن کی مرتے وقت زیارت نہ کی گئی ہو اُن کے مرنے کے بعد عورت اُن کی قبر کی ایک بار زیارت کرسکتی ہے۔

## عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا ممنوع ہے:

بحرالرائق جس میں ہے کہ اَلْاَصَحُّ اَنَّ الرُّخْصَةَ ثَابِتَةٌ لَهُمَا ''صحیح یہ ہے کہ رخصت مردوں عورتوں دونوں کے لیے ثابت ہے۔ اُسی میں ہے لَا یَنْبَغِیْ لِلنِّسَآءِ اَنْ یَّخْرُجْنَ فِی الْجَنَازَةِ لِاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهَاهُنَّ عَنْ ذٰلِکَ وَقَالَ انْصَرِفْنَ مَأْزُوْرَاتٍ غَیْرَ مَاْجُوْرَاتٍ ؎۷ ''عورتوں کو جنازے کے ساتھ نہیں جانا چاہیے۔ اس لیے کہ حضور نبی کریم

؎۶ جامع ترمذی حدیث نمبر ۱۰۵۵' شرح السنۃ جلد۳ ص ۳۰۳۔ ؎۷ فتاویٰ رضویہ طبع جدید جلد۹ ص ۵۶۳ بحوالہ بحرالرائق (کتاب الجنائز) جلد۲ ص ۱۹۰ ایچ۔ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی (طبع جدید)۔

رؤف ورحیم ﷺ نے اُن کے لیے اس کی ممانعت فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ اگر جائیں گی تو ثواب سے خالی جبکہ گناہ سے بھاری ہو کر پلٹیں گی"۔

اِتباعِ جنازہ جو کہ فرضِ کفایہ ہے جب اُس کے لیے عورتوں کا نکلنا ناجائز ہوا تو زیارتِ قبور جو کہ صرف مستحب ہے اس کے لیے نکلنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

ردّالمحتار و فتح الخالق میں ہے:۔ "اگر یہ زیارت غم تازہ کرنے اور رونے چلانے کے لیے ہو جیسا کہ عورتوں کی عادت ہے تو ناجائز ہے اور اسی پر یہ حدیث شریف محمول ہے: لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ یا لَعَنَ زَوَّاتِ الْقُبُوْرِ [8] "اللہ (عزوجل) کی لعنت اُن عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کو جائیں۔" اور اگر عبرت حاصل کرنے، روئے بغیر رَحم کھانے اور قبورِ صالحین سے برکت لینے کے لیے ہو تو جماعتِ مسجد کی حاضری کی طرح بوڑھیوں کے لیے حرج نہیں اور جوانوں کے لیے مکروہ ہے"۔ [9]

شروعِ اسلام میں زیارتِ قبور مردوں، عورتوں سب کو ممنوع تھی کیونکہ لوگ اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے۔ اندیشہ تھا کہ بُت پرستی کے عادی ہونے کی وجہ سے اَب قبروں کی پوجا نہ شروع کردیں۔ جب اُن میں اسلام راسخ ہوگیا تو یہ ممانعت منسوخ کر دی گئی۔

اَلْاِذْنُ فِیْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلرِّجَالِ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ اَمَّا النِّسَآءِ فَقَدْ رَوٰى اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ [10] قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ فِیْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ عَمَّتِ الرُّخْصَةُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَ كَثْرَةِ جَزْعِهِنَّ [11]

---

۸ مشکوٰۃ ص ۱۵۴ حدیث نمبر ۱۷۷۰ شرح السنۃ جلد ۳ ص ۳۰۲ کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۵۰۳۹ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۷۸ نسائی حدیث نمبر ۲۰۴۳ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۷۵ مسند احمد جلد ۲ ص ۳۳۷، ۳۵۶ ترمذی حدیث نمبر ۱۰۵۶ ابن حبان حدیث نمبر ۷۸۹۔ ۹ فتاویٰ رضویہ طبع جدید جلد ۹ ص ۵۶۳ بحوالہ ردّالمحتار (مطلب فی زیارۃ القبور) جلد ۱ ص ۶۰۸۱ ادارۃ الطباعۃ المصریہ مصر۔ ۱۰ شرح السنۃ جلد ۳ ص ۳۰۲ مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۱۲ نسائی حدیث نمبر ۲۰۴۳ جامع ترمذی جلد ۱ ص ۲۰۳ مسند احمد جلد ۲ ص ۳۳۲ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۷۵ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۷۷۰ مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۴۲۔ ۱۱ بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد ۹ ص ۵۵۲۔



"مردوں کو خاص طور پر زیارتِ قبور کی اجازت فرمائی گئی ہے اور عام طور پر عورتوں کو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبروں کی زیارت کے لیے جائیں"۔ بعض اہلِ علم نے فرمایا ہے یہ زیارتِ قبور کی رُخصت دینے سے قبل کا حکم ہے جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے رُخصت عنایت فرمادی تو مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی رُخصت ہوگئی بعض علماء نے کہا نہیں بلکہ عورتوں کو زیارتِ قبور مکروہ ہے اس لیے کہ اِن کو صبر کم ہوتا ہے اور جزع وفزع، رونا چیخنا چلانا بہت ہوتا ہے"۔

حضرت امام قاضی علیہ الرحمہ سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کو جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز و عدم جواز نہیں پوچھتے۔ یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب عورت گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے تو اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے تو تمام اَطراف سے شیطان اُسے گھیر لیتا ہے، جب قبر تک پہنچتی ہے تو میّت کی روح اُس پر لعنت کرتی ہے اور جب واپس آتی ہے تو اللہ (عزوجل) کی لعنت میں ہوتی ہے"۔ [12]

## عورت کے لیے گھر سے نکلنے کی وجوہات:

دُرِّمختار میں ہے:۔ عورت اپنے گھر سے نہ نکلے مگر اپنے حق کے لیے یا اپنے اوپر کسی کے حق کے لیے یا ہر جمعۃ المبارک میں ایک بار والدین کی زیارت کے لیے یا سال میں ایک بار دیگر محارم کی ملاقات کے لیے یا اس وجہ سے کہ وہ دایہ ہے یا میّت کو نہلانے والی ہے (حج بھی اسی حکم میں ہے) اِن کے علاوہ صورتوں میں نہ نکلے، اگر شوہر نے اِجازت دی تو دونوں گنہگار ہوں گے"۔ [13]

## عورتوں کا زیارتِ قبور کرنا:

امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:۔ "میں سوائے حاضری

---

۱۲ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی (فصل فی الجنائز) ص ۵۹۵ سہیل اکیڈمی لاہور۔ ۱۳ فتاویٰ رضویہ جلد ۹ ص ۵۶۱ بحوالہ درمختار کتاب النکاح (باب المہر) مطبع مجتبائی دہلی جلد ۱ ص ۲۰۲۔

روضۂ انور کہ جو واجب یا قریب واجب ہے، مزاراتِ اولیاء یا دیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا باتباعِ غنیہ علامہ محقق ابراہیم حلبی علیہ الرحمہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔ خصوصاً اِس طوفانِ بدتمیزی رقص و مزامیر و سرود میں جو آج کل جہّال نے اور اعراسِ طیبہ میں برپا کر رکھا ہے۔ اِس کی شرکت تو میں مردوں عوام الناس کو بھی پسند نہیں کرتا چہ جائیکہ کہ عورتوں کے لیے جو نازک شیشیاں ہیں"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد۹ ص۵۴۱)۔

## قبرِ انور پر چہرہ رکھنا:

اَقْبَلَ مِرْوَانُ یَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْھَهٗ عَلَی الْقَبْرِ فَاَخَذَ مِرْوَانُ بِرَقَبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرِیْ مَاتَصْنَعُ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ فَقَالَ نَعَمْ اِنِّیْ لَمْ اٰتِ الْحَجَرَ اِنَّمَا جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ اٰتِ الْحَجَرَ [14] سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا تَبْکُوْا عَلَی الدِّیْنِ اِذَا وَلِیَهٗ اَھْلُهٗ وَلٰکِنْ اَبْکُوْا عَلَی الدِّیْنِ اِذَا وَلِیَهٗ غَیْرُ اَھْلِهٖ [15]

"مروان نے اپنے زمانۂ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ (حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی) قبر (انور) پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں۔ مروان نے اُن کی گردن مبارک پکڑ کر کہا، جانتے ہو یہ کیا کر رہے ہو؟ اِس پر اُن صاحب نے اُس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہاں، میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا، میں تو رسول اللہ ﷺ کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ میں اینٹ پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے، دین پر نہ روؤ جب اِس کا اہل اُس پر والی ہو۔ ہاں! اُس وقت دین پر روؤ جبکہ نااہل والی ہو"۔

یہ صحابی حضرت سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ تعظیمِ قبر اور روحِ مطہر میں فرق نہ کرنا مروان کی جہالت ہے۔ وہ لوگ مروان کا ترکہ ہیں جو زیارتِ قبور

[14] مجمع الزوائد جلد۵ ص۲۴۵، مستدرک حاکم جلد۴ حدیث نمبر۵۱۵ ص۵۶۰، مسند احمد جلد۵ ص ۴۲۲، فتاویٰ رضویہ جلد۹ ص۵۴۰۔ [15] مجمع الزوائد جلد۵ ص۲۴۵، کنز العمال جلد۶ ص۸۸، حدیث نمبر۱۴۹۶۷، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۴ ص۱۵۸ حدیث نمبر۳۹۹۹، مسند احمد جلد۵ ص ۴۲۲، فتاویٰ رضویہ جلد۹ ص۵۴۱ (چھاپہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)۔



اور احترامِ قبور اور تعظیمِ روحِ مطہر کا شعور نہیں رکھتے۔ تعظیمِ قبر سے جدا ہو کر تعظیمِ روح نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی برکت لینا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنّت ہے اور اہلِ سنّت وجماعت کو اِن کی میراث ملی ہے۔ وللہ الحمد (فتاویٰ رضویہ جلد۹ ص۳۲۱)۔

## زیارتِ قبور کے وقت کیا کہیں؟

### قبروں والوں کو سلام:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِقُبُوْرِ الْمَدِیْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَیْھِمْ بِوَجْھِهٖ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ [16]

"نبی (کریم رؤف ورحیم) ﷺ مدینہ (منورہ) میں کچھ قبروں پر سے گزرے تو اُن کی طرف اپنا چہرہ (مبارک) فرمایا اور پھر فرمایا: "اے قبروں والو! تم پر سلام ہو، اللہ (عزوجل) ہمیں اور تمہیں بخشے تم ہم سے اگلے ہو، (پیشرو ہو، پہلے گزر گئے ہو) اور ہم تمہارے پیچھے ہیں۔" (یعنی تم ہم سے پہلے چلے گئے ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں)۔

**مسئلہ:** آپ ﷺ قبور کی طرف منہ کر کے اور قبلہ کی طرف پشت کر کے کھڑے ہوتے کہ زیارتِ قبور کے وقت اِس طرح کھڑے ہونا چاہیے۔

۱۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ رات کے آخری حصہ میں جنت البقیع تشریف لے جاتے اور اِن دُعائیہ کلمات سے اہلِ قبور کو نوازتے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاَتَاکُمْ مَاتُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ [17]

"اے مومن قوم کے گھر والو! تم پر سلام ہو، تم سے جس چیز کا وعدہ تھا وہ

[16] ترمذی جلد۱ ص۲۰۳، داری جلد۱ ص۳۳، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۲ ص۱۰۸، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر۶۷۲۰، کتاب الاذکار حدیث نمبر۱۵۲، کنز العمال حدیث نمبر۳۱۱۲۲-۴۲۵۶۱، مسند احمد جلد۳ ص۲۸۹، البدایہ والنہایہ جلد۵ ص۲۲۔ [17] مشکوٰۃ ص۱۵۴، مسلم جلد۱ ص۳۱۱، شرح السنۃ جلد۳ ص۳۰۶۔

تمہیں مل گئی۔ کل کی تمہیں مہلت دی ہوئی ہے اور ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ (جل جلالک) بقیع غرقد والوں کو بخش دے"۔

۲۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ انھیں یعنی ہمیں سکھاتے تھے کہ جب قبروں پر جائیں تو یوں کہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ۱۸

"اے مومنین اور مسلمانوں کے گھر والو تم پر سلام ہو، ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ (عزوجل) سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں"۔
شرح السنۃ میں "لَاحِقُوْنَ" کے بعد "اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ" کے الفاظ بھی ہیں۔ ۱۹
(یعنی تم ہمارے پیش خیمہ ہو)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا قبرستان جا کر پہلے سلام کرنا پھر قبرستان والوں سے گفتگو کرنا سنت ہے۔ اس کے بعد دعا و استغفار کے ذریعے اہل قبور کو ایصالِ ثواب کیا جائے۔ اس سے معلوم ہوا مردے باہر والوں کو دیکھتے اور پہچانتے ہیں اور اُن کا کلام سنتے ہیں، ورنہ انھیں سلام جائز نہ ہوتا۔

۳۔ اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میں نے ایک رات آپ ﷺ کو بستر میں نہ پایا، تلاش کے بعد دیکھا کہ آپ ﷺ جنت البقیع میں ہیں اور آپ ﷺ فرما رہے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَاِنَّا بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ ۲۰ "سلام ہو تم پر اے گھر والو! جو مومنین ہیں تم ہمارے پیش خیمہ ہو اور ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہمیں ان کے ثواب سے محروم نہ کر اور ان کے بعد ہمیں آزمائش میں مت ڈالنا"۔

۵۔ اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے روایت

۱۸ مشکوٰۃ ص ۱۵۴، مسلم جلد ۱ ص ۳۱۴، مسند احمد جلد ۵ ص ۳۵۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۷۹، ابن ماجہ ص ۱۱۲۔ ۱۹ شرح السنۃ جلد ۳ ص ۳۰۴۔ ۲۰ ابن ماجہ ص ۱۱۲۔



ہے، فرماتی ہیں، میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں زیارتِ قبور میں کیا کہا کروں؟ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: (زیارتِ قبور کے وقت) یوں کہا کرو:۔
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ۲۱ "مومنوں مسلمانوں کے گھر والوں کو سلام ہو، اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہمارے اگلے پچھلوں پر رحم فرمائے اور ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں"۔

ابنِ قیم الجوزی نے "کتاب الروح" میں لکھا: هٰذَا خِطَابٌ لِمَنْ يَسْمَعُ وَ يَعْقِلُ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَكَانَ هٰذَا الْخِطَابُ بِمَنْزِلَةِ خِطَابِ الْمَعْدُوْمِ وَالْجَمَادِ ۲۲ "اس قسم کا خطاب اُس سے کیا جاتا ہے جو سنتا اور سمجھتا ہو ورنہ یہ خطاب ایسا ہوگا جیسا معدوم اور جمادات سے ہوتا ہے"۔ (جو صحیح نہیں ہے)

ابنِ قیم الجوزی نے مزید لکھا ہے:
وَالسَّلَفُ مُجْمِعُوْنَ عَلٰی هٰذَا وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ عَنْهُمْ بِاَنَّ الْمَيِّتَ يَعْرِفُ زِيَارَةَ الْحَيِّ لَهٗ وَيَسْتَبْشِرُ بِهٖ ۲۳ "اسلاف کا اس پر اتفاق ہے کہ مردے زیارت کرنے والوں کو پہچانتے ہیں اور اُن سے خوش ہوتے ہیں"۔

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ رات کے آخری حصہ میں جنت البقیع تشریف لے جاتے اور زیارتِ قبور فرماتے۔ اس دعا:۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ کی وجہ سے بعض مومن بقیع میں دفن ہونے کی تمنا کرتے ہیں تاکہ اس خصوصی دعا میں وہ بھی شامل ہو جائیں۔

## صاحبِ قبر کا زائرین سے اُنس پانا:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ: "آپ مرض الموت میں دیوار کی طرف منہ پھیر کر کافی دیر تک روتے رہے۔ آپ کے صاحبزادے

۲۱ مسلم جلد ۱ ص ۳۱۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۷۹، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۶۰، مصنف عبدالرزاق جلد ۳ ص ۵۷۵، ۵۷۴۔ ۲۲ کتاب الروح ص ۵۔ ۲۳ کتاب الروح ص ۵۔

نے عرض کیا 'ابّا جان آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا اللہ (جل جلالہ) کے رسول ﷺ نے آپ کو فلاں فلاں بشارت نہیں دی۔ آپ نے اُن کی طرف منہ کر کے فرمایا! ہم سب سے افضل توحید و رسالت کے اقرار کو سمجھتے تھے یعنی (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) میری زندگی تین مختلف حالات سے گزری ہے۔(١)۔ ایک وہ دور تھا جب رسول اللہ ﷺ سے انتہائی بغض تھا اور آپ ﷺ کو شہید کرنے سے زیادہ کوئی چیز مجھے محبوب نہ تھی۔ اگر خدانخواستہ میں اُس حالت میں فوت ہو جاتا تو یقیناً جہنمی ہوتا۔(٢)۔ پھر جب اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا فرمادی تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم)، ہاتھ پھیلایئے تاکہ میں بیعت کرلوں۔ آپ ﷺ نے سیدھا (دایاں) ہاتھ پھیلا دیا لیکن میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا، اے عمرو! تجھے کیا بات ہے؟ عرض کیا: میں نے چاہا ایک شرط لگالوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا شرط ہے؟ عرض کیا یہ کہ میری بخشش ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو جانتا نہیں کہ اسلام پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، جیسے ہجرت اور حج سارے گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ اَب رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر میرے نزدیک کوئی محبوب نہ تھا اور نہ ہی آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی جلیل القدر تھا۔ آپ ﷺ کی شانِ جلالت کی وجہ سے میں آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اگر کوئی مجھ سے آپ ﷺ کے اَوصاف اور حلیہ مبارک پوچھتا تو میں بتا نہیں سکتا تھا کیونکہ آپ ﷺ کی شانِ جلالت کی وجہ سے آپ ﷺ کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ ہی نہیں سکتا تھا اور اگر میں اِس حالت میں مرجاتا تو مجھے توقع تھی کہ میں جنتی ہوتا۔(٣)۔ پھر مجھے ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑا کہ نہ معلوم اُن کی وجہ سے میرا کیا انجام ہو، (تو فرمانے لگے) تو جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے ساتھ نوحہ کرنے والی اور آگ نہیں ہونی چاہئے۔ پھر جب تم مجھے دفن کر چکو اور میری قبر پر مٹی ڈال چکو تو میری قبر کے گرد اتنی دیر تک کھڑے رہنا، جتنی دیر اُونٹنی ذبح کرنے اور اُس کا گوشت تقسیم کرنے میں لگتی ہے تاکہ میں تم سے مانوس رہوں اور مجھے



معلوم ہو جائے کہ رَبّ کے فرشتے کیا لے کر لوٹتے ہیں؟ (معلوم ہوا کہ مردہ حاضرینِ قبر سے مانوس اور خوش ہوتا ہے)۔ ٢٤

## صاحبِ قبر کو زیارت والے کا علم:

حضرت فضل بن مرفق علیہ الرحمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: كُنْتُ آتِىْ قَبْرَ اَبِىْ الْمَرَّةِ بَعْدَ الْمَرَّةِ فَاُكْثِرُ مِنْ ذٰلِكَ فَشَهِدْتُّ يَوْمًا جَنَازَةً فِى الْمَقْبَرَةِ الَّتِىْ دُفِنَ فِيْهَا فَتَعَجَّلْتُ لِحَاجَتِىْ وَلَمْ آتِهٖ فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ رَاَيْتُهٗ فِى الْمَنَامِ فَقَالَ: لِىْ يَابُنَىَّ لِمَ تَاْتِيْنِىْ؟ قُلْتُ لَهٗ: يَا اَبَتِ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ بِىْ اِذَا اَتَيْتُكَ؟ قَالَ: اَىْ وَاللّٰهِ يَا بُنَىَّ مَا اَزَالُ اَطَّلِعُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَطْلُعُ مِنَ الْقَنْطَرَةِ حَتّٰى تَصِلَ اِلَىَّ وَتَقْعُدُ عِنْدِىْ ثُمَّ تَقُوْمُ فَلَا اَزَالُ اَنْظُرُ اِلَيْكَ حَتّٰى تَجُوْزَ الْقَنْطَرَةَ ٢٥

''میں اپنے والد (گرامی) کی قبر پر بار بار جاتا تھا اور میرا یہ عمل کثرت سے تھا۔ ایک دِن میں ایک جنازہ میں شریک ہوا اور اُس کی تدفین میں مصروف رہا۔ اپنے والد (گرامی) کی قبر پر نہ جا سکا تو رات کو میں نے اپنے والد (گرامی) کو خواب میں دیکھا۔ اُنہوں نے مجھے فرمایا! اے میرے بیٹے تم میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے عرض کیا، اے میرے والد صاحب! کیا آپ کو علم ہوتا ہے جب میں آپ کے پاس آتا ہوں؟ فرمایا ہاں! ہاں! اللہ (جل جلالہ) کی قسم میں برابر آگاہ رہتا ہوں، یہاں تک کہ جب تم پل سے اُتر کر میرے پاس آکر بیٹھتے ہو۔ پھر اُٹھ کر واپس جاتے ہو تو میں برابر تمہیں دیکھتا رہتا ہوں، یہاں تک کہ تم پل سے اُتر جاتے ہو''۔

## دفن کے بعد قبر پر سورۂ یٰسین پڑھنے کا واقعہ:

ابن قیم الجوزی کہتے ہیں، مجھے حسن بن ہیثم نے خبر دی اُنہوں نے کہا میں نے حضرت ابوبکر بن الاطروش ابن بنت ابی نصر بن التمار سے سنا ہے فرماتے ہیں:

٢٤ کتاب الروح ص ١١۔ ٢٥ کتاب الروح ص ١٥۔

كَانَ رَجُلٌ يَجِيْءُ اِلٰى قَبْرِ اُمِّهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَقْرَءُ سُوْرَةَ يٰسٓ فَجَاءَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهٖ فَقَرَاَ سُوْرَةَ يٰسٓ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ قَسَمْتَ لِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثَوَابًا فَاجْعَلْهُ فِيْ اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَابِرِ فَلَمَّا كَانَ فِي الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا جَاءَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اَنْتَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اِنَّ بِنْتًا لِّيْ مَاتَتْ فَرَاَيْتُهَا فِي النَّوْمِ جَالِسَةً عَلٰى شَفِيْرِ قَبْرِهَا فَقُلْتُ مَا اَجْلَسَكِ هَاهُنَا؟ فَقَالَتْ: اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَةٍ جَاءَ اِلٰى قَبْرِ اُمِّهٖ فَقَرَءَ سُوْرَةَ يٰسٓ وَجَعَلَ ثَوَابَهَا لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ فَاَصَابَنَا مِنْ رَوْحِ ذٰلِكَ اَوْ غُفِرَ لَنَا اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ۲۶ "ایک شخص جمعۃ المبارک کو اپنی والدہ کی قبر پر آتا تھا اور سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت کرتا تھا۔ ایک دن وہ قبر پر آیا۔ اُس نے سورۂ یٰسین کی تلاوت کی، پھر اُس نے دُعا کی (اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ قَسَمْتَ لِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثَوَابًا فَاجْعَلْهُ فِيْ اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَابِرِ) "اے میرے اللہ (جل جلالک) اگر تو اس سورت کو تقسیم فرماتا ہے تو اس قبرستان کے تمام قبروں والوں کو اس کا ثواب عطا فرما"۔ اگلے جمعۃ المبارک میں ایک عورت اُس کے پاس آئی اور اُس سے پوچھا کیا تو فلاں ابن فلاں ہے؟ میں نے کہا ہاں! تو اُس نے کہا میری ایک بیٹی فوت ہوگئی ہے۔ میں نے اُسے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی قبر کے کنارے پر بیٹھی ہوئی ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ اُس نے آپ کا نام بتایا اور کہا کہ وہ اپنی والدہ کی قبر پر آئے اور سورۂ یٰسین (شریف) تلاوت کی اور سب قبروں والوں کو (اُس کا ثواب) بخش دیا۔ اِس میں سے کچھ ثواب ہمیں بھی ملا یا ہمیں بخش دیا گیا یا اس جیسا جملہ بولا"

حضرت حسن بن صباح زعفرانی علیہ الرحمہ کہتے ہیں: سَئَلْتُ الشَّافِعِيَّ عَنِ الْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهَا ۲۷ "میں نے (حضرت امام) شافعی علیہ الرحمہ سے قبر کے پاس تلاوتِ قرآنِ مجید کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں"۔

۲۶ کتاب الروح ص ۱۳۔ ۲۷ کتاب الروح ص ۱۳۔



حضرت خلال علیہ الرحمہ نے حضرت شعبی علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: كَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا مَاتَ لَهُمُ الْمَيِّتُ اخْتَلَفُوْا اِلٰى قَبْرِهٖ يَقْرَءُوْنَ عِنْدَهُ الْقُرْآنَ ۲۸ "جب انصار کا کوئی عزیز فوت ہو جاتا تھا تو وہ اُس کی قبر کے پاس آکر قرآن مجید پڑھا کرتے تھے"۔

حضرت حسن بن جروی علیہ الرحمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مَرَرْتُ عَلٰى قَبْرِ اُخْتٍ لِّيْ فَقَرَاْتُ عِنْدَهَا تَبَارَكَ لِمَا يُذْكَرُ فِيْهَا فَجَاءَنِيْ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ اُخْتَكَ فِي الْمَنَامِ تَقُوْلُ: جَزَى اللّٰهُ اَبَا عَلِيٍّ خَيْرًا فَقَدِ انْتَفَعْتُ بِمَا قَرَاَ ۲۹ "میں اپنی ہمشیرہ کی قبر سے گزرا تو وہاں پر قرآن پاک کی سورۂ ملک کی تلاوت کی (تو اگلے دن) ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا (رات) میں نے خواب میں تمہاری ہمشیرہ کو دیکھا ہے، فرماتی تھی اللہ (جل جلالہ) میرے بھائی کو جزائے خیر عطا فرمائے اُس کی قرأت سے میں نے فائدہ اُٹھایا"۔

## دفن کے بعد قبر پر قرآنِ پاک کی تلاوت:

حضرت علاء بن حلاج اپنے والد سے بیان کرتے ہیں: "میرے والد نے مجھے (وصیت) فرمائی بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسُنَّ عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًّا وَّاقْرَاْ عِنْدَ رَاْسِيْ بِفَاتِحَةِ الْبَقَرَةِ وَخَاتِمَتِهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ۳۰ "جب میں مر جاؤں اور جب مجھے لحد میں رکھنا تو "بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" پڑھنا اور میری قبر پر مٹی ڈالنا۔ مٹی ڈالنے (اور قبر بنانے) کے بعد میری قبر کے سرہانے سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیاتِ مبارکہ اور آخری آیاتِ مبارکہ پڑھنا۔ ایک روایتِ مبارک میں سر کی طرف ابتدائی آیاتِ مبارکہ اور پاؤں کی طرف آخری آیاتِ مبارکہ کے پڑھنے کا ذکر ہے۔ کیونکہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کو یہی فرماتے ہوئے سنا ہے"۔

۲۸ کتاب الروح ص ۱۳۔ ۲۹ کتاب الروح ص ۱۳۔ ۳۰ کتاب الروح ص ۱۳، شرح الصدور ص ۱۰۷، مشکوٰۃ ص ۱۴۹۔

## حضرت امام احمد بن حنبل ؒ کے رجوع کا واقعہ:

ان (حضرت امام احمد بن حنبل ؒ) سے منقول ہے کہ قبر کے پاس قرآن پاک پڑھنا بدعت ہے۔ یہ بات ہشیم نے نقل کی ہے۔ حضرت ابوبکر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ بات حضرت امام احمد بن حنبل ؒ سے ایک جماعت نے نقل کی ہے لیکن اس کے بعد اُنہوں نے رجوع کر لیا تھا۔

چنانچہ جماعت سے منقول ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل ؒ نے ایک نابینا شخص کو قبر کے پاس قرآنِ مجید پڑھنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ قبر کے پاس قرآنِ مجید پڑھنا بدعت ہے (یہ بات سن کر) حضرت محمد بن قدامہ جوہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اے ابوعبداللہ (یہ حضرت امام احمد بن حنبل ؒ کی کنیت ہے) مبشر حلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا وہ ثقہ (با اعتماد) ہیں۔ حضرت محمد بن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا مجھے حضرت مبشر حلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے والد حضرت عبدالرحمٰن بن علاء رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتایا کہ اُنہوں نے وصیت کی تھی کہ جب اُن کا انتقال ہو جائے تو اُن کی قبر کے پاس سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیاتِ مبارکہ (الم سے ھم المفلحون تک) اور آخری حصہ (للہ مافی السموات سے سورت کے آخیر تک) پڑھا جائے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اس بات کی وصیت کی تھی۔ یہ سن کر حضرت امام احمد بن حنبل ؒ نے فرمایا: جاؤ اُس شخص سے کہو کہ قبر کے پاس قرآنِ مجید پڑھے۔ حضرت خلال رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابوعلی حسن بن ہشیم بزاز نے بیان کیا اور وہ ثقہ (معتمد علیہ) اور مامون ہیں۔ وہ فرماتے ہیں' میں نے حضرت امام احمد بن حنبل ؒ کو دیکھا وہ اُس نابینا شخص کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جو قبرستان میں قرآنِ مجید پڑھا کرتا تھا۔ [۳۱]

## قبرستان والوں کے لئے ہدیہ:

حضرت بشیر بن منصور علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں:

[۳۱] ''المغنی'' لابن قدامہ جلد۳ ص ۵۱۷۔۵۱۸۔



لَمَّا كَانَ زَمَنُ الطَّاعُوْنِ كَانَ رَجُلٌ يَّخْتَلِفُ اِلَى الْجَبَّانِ فَيَشْهَدُ الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَائِزِ فَاِذَا اَمْسٰى وَقَفَ عَلٰى بَابِ الْمَقَابِرِ فَقَالَ: آنَسَ اللّٰهُ وَحْشَتَكُمْ وَرَحِمَ غُرْبَتَكُمْ وَتَجَاوَزَ عَنْ مَسِيْئِكُمْ وَقَبِلَ حَسَنَاتِكُمْ لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قَالَ: فَاَمْسَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّانْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِىْ وَلَمْ آتِ الْمَقَابِرَ فَادْعُوْا كَمَا كُنْتُ اَدْعُوْا' قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ: اِذَا بِخَلْقٍ كَثِيْرٍ قَدْ جَاءُوْنِىْ قُلْتُ: مَا اَنْتُمْ وَمَا حَاجَتُكُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ اَهْلُ الْمَقَابِرِ' فَقُلْتُ: مَا حَاجَتُكُمْ قَالُوْا اِنَّكَ عَوَّدْتَنَا مِنْكَ هَدِيَّةً عِنْدَ اِنْصِرَافِكَ اِلٰى اَهْلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هِىَ؟ قَالُوْا: اَلدَّعْوَاتُ الَّتِىْ كُنْتَ تَدْعُوْا بِهَا قَالَ قُلْتُ: فَاِنِّىْ اَعُوْدُ لِذٰلِكَ قَالَ: فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ [۳۲] ''طاعون کے زمانے میں ایک شخص قبرستان آتا جاتا تھا اور میتوں کی نماز جنازہ میں حاضر رہتا تھا۔ جب شام ہوتی تو قبرستان کے دروازے پر کھڑا ہو جاتا اور کہتا اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری وحشت دُور فرمائے۔ تمہاری غربت پر رحم فرمائے اور تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے اور تمہاری نیکیاں قبول فرمائے، ان کلمات سے زیادہ کوئی بات نہ کرتا۔ اُس کا بیان ہے کہ ایک شام میں قبرستان نہ گیا اور اپنے گھر آ گیا اور اُن کے لئے دُعا نہ کی جیسا کہ میں دُعا کیا کرتا تھا۔ کہتا ہے، رات میں سو رہا تھا تو کیا دیکھا کہ اِنسانوں کا اَنبوہِ کثیر ہے، تاحدِ نگاہ اِنسان ہی اِنسان ہیں، وہ میرے پاس آئے۔ میں نے پوچھا تم کون ہو اور تمہیں کیا حاجت ہے؟ کہنے لگے ہم قبروں والے ہیں۔ میں نے پوچھا تمہیں کیا حاجت ہے؟ بولے تم نے اپنے گھر جانے سے پہلے ہمیں اپنے ہدیہ وتحفہ کا عادی بنا دیا ہے۔ میں نے پوچھا کیسا ہدیہ؟ بولے وہ دُعائیں جو تم ہمارے لئے کرتے ہو۔ میں نے اُن سے کہا اچھا میں تمہارے لئے دُعائیں کرتا رہوں گا۔ کہتے ہیں پھر میں نے یہ عمل کبھی ترک نہ کیا''۔

[۳۲] کتاب الروح ص ۷۔

## قبر سے آواز کا آنا:

حضرت یزید بن ہارون علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سلمان تیمی علیہ الرحمہ نے خبر دی کہ حضرت ابوعثمان عبدالرحمٰن بن نہدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ: اِنَّ ابْنَ سَاسٍ خَرَجَ فِیْ جَنَازَةٍ فِیْ یَوْمٍ وَّعَلَیْهِ ثِیَابٌ خِفَافٌ فَانْتَهٰی اِلٰی قَبْرٍ قَالَ: فَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اتَّکَاْتُ عَلَیْهِ فَوَاللّٰهِ اِنَّ قَلْبِیْ لَیَقْظَانُ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ الْقَبْرِ: اِلَیْکَ عَنِّیْ لَا تُؤْذِنِیْ فَاِنَّکُمْ قَوْمٌ تَعْمَلُوْنَ وَلَا تَعْلَمُوْنَ، وَنَحْنُ قَوْمٌ نَّعْلَمُ وَلَا نَعْمَلُ وَلَاَنْ یَّکُوْنَ لِیْ مِثْلُ رَکْعَتَیْکَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کَذَا وَکَذَا فَهٰذَا قَدْ عَلِمَ بِاتِّکَاءِ الرَّجُلِ عَلَی الْقَبْرِ وَبِصَلَاتِهٖ ۳۳ ''حضرت ابن ساس علیہ الرحمہ ایک روز ایک جنازے کے ساتھ تھے اور معمولی قسم کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ فرماتے ہیں، میں نے ایک قبر کے پاس دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر میں اُس قبر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ فرماتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم میرا دل بیدار تھا، میں نے قبر سے ایک آواز سنی، یہاں سے ہٹ جاؤ، مجھے اذیت نہ پہنچاؤ۔ تم لوگوں کو عمل کا موقع حاصل ہے مگر تم نہیں جانتے (ہمارے حالات کیا ہیں؟) اور ہم (حالات کو) جانتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔ مجھے تمہاری دو رکعتیں فلاں فلاں چیز سے زیادہ پیاری ہیں۔

ابن قیم الجوزی لکھتے ہیں: ''دیکھو اس قبر والے کو معلوم ہوگیا کہ ایک شخص میری قبر کے ساتھ تکیہ لگائے ہوئے ہے اور اس کی نماز کا بھی علم ہوگیا''۔

## فضل کے والد کا واقعہ:

ابن قیم الجوزی کہتے ہیں، مجھ سے محمد بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے یحییٰ بن ابوبکیر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں مجھے سفیان بن عیینہ کے ماموں کے بیٹے فضل بن موفق نے بیان کیا: لَمَّا مَاتَ اَبِیْ جَزَعْتُ عَلَیْهِ جَزَعًا شَدِیْدًا فَکُنْتُ آتِیْ قَبْرَهٗ کُلَّ یَوْمٍ ثُمَّ قَصَرْتُ عَنْ ذٰلِکَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ

۳۳ کتاب الروح ص ۹۔



اِنِّیْ اَتَیْتُهٗ یَوْمًا فَبَیْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ الْقَبْرِ غَلَبَتْنِیْ عَیْنَایَ فَنِمْتُ فَرَاَیْتُ کَاَنَّ قَبْرَ اَبِیْ قَدِ انْفَرَجَ وَکَاَنَّهٗ قَاعِدٌ فِیْ قَبْرِهٖ مُتَوَشِّحًا اَکْفَانَهٗ عَلَیْهِ سُحْنَةُ الْمَوْتٰی قَالَ: فَکَاَنِّیْ بَکَیْتُ لَمَّا رَاَیْتُهٗ قَالَ: یَا بُنَیَّ مَا اَبْطَاَکَ عَنِّیْ؟ قُلْتُ: وَاِنَّکَ لَتَعْلَمُ بِمَجِیْئِیْ؟ قَالَ: مَا جِئْتَ مَرَّةً اِلَّا عَلِمْتُهَا وَقَدْ کُنْتَ تَاْتِیْنِیْ فَاٰنَسُ بِکَ فَاُسَرُّ بِکَ وَیُسَرُّ مَنْ حَوْلِیْ بِدُعَائِکَ قَالَ: فَکُنْتُ آتِیْهِ بَعْدَ ذٰلِکَ کَثِیْرًا ۳۴

''جب میرے والد فوت ہوگئے تو مجھے انتہائی ملال ہوا، میں روزانہ اُن کی قبر پر حاضری دیتا، پھر میں کچھ دن اُن کی قبر پر آنے سے رک گیا۔ جیسا اللہ تبارک وتعالیٰ نے چاہا پھر ایک دن میں اُن کی قبر پر حاضر ہوا اور قبر کے پاس بیٹھ گیا اور بیٹھے بیٹھے مجھے نیند آگئی، میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے والد محترم کی قبر پھٹ گئی اور قبر میں کفن میں لپٹے خوف زدہ مُردوں کی سی ہیئت میں بیٹھے ہیں۔ کہتے ہیں، یہ منظر دیکھ کر میں رونے لگا۔ میرے والد گرامی نے مجھے فرمایا۔ اے میرے بیٹے کس وجہ سے تو اتنے دنوں کے بعد آیا؟ میں نے عرض کیا! کیا میری حاضری کا آپ کو علم ہوتا ہے؟ فرمایا جتنی مرتبہ بھی تم آئے تمہارے آنے کی مجھے خبر ہوگئی اور تمہارے آنے سے اور تمہاری دُعاؤں سے نہ صرف مجھے بلکہ میرے آس پاس کے لوگوں کو بھی اُنسیت اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کہتے ہیں اس کے بعد میں اکثر اُن کی قبر پر آتا رہتا''۔

## قبر والے کو تکلیف:

حضرت ابوقلابہ علیہ الرحمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اَقْبَلْتُ مِنَ الشَّامِ اِلَی الْبَصْرَةِ فَنَزَلْتُ مَنْزِلًا فَتَطَهَّرْتُ وَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ بِلَیْلٍ ثُمَّ وَضَعْتُ رَاْسِیْ عَلٰی قَبْرٍ فَنِمْتُ ثُمَّ انْتَبَهْتُ فَاِذَا صَاحِبُ الْقَبْرِ یَشْتَکِیْنِیْ یَقُوْلُ: قَدْ آذَیْتَنِیْ مُنْذُ اللَّیْلَةِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّکُمْ تَعْمَلُوْنَ وَلَا تَعْلَمُوْنَ وَنَحْنُ نَعْلَمُ وَلَا نَقْدِرُ عَلَی الْعَمَلِ، ثُمَّ قَالَ: الرَّکْعَتَانِ

۳۴ کتاب الروح ص ۷۔

اللّٰعَان رَکْعَتَهُمَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ قَالَ: جَزَی اللّٰهُ اَهْلَ الدُّنْیَا خَیْرًا اَقْرَأْهُمْ مِنَّا السَّلَامُ فَاِنَّهٗ یَدْخُلُ عَلَیْنَا مِنْ دُعَائِهِمْ نُوْرًا مِثَالُ الْجِبَالِ ۳۵ ''میں شام سے بصرہ آیا اور ایک جگہ ٹھہر گیا' نہایا۔ رات میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ مجھے متنبہ کیا گیا کہ صاحبِ قبر مجھ سے شکوہ کر رہا ہے کہ آج رات تو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ پھر کہا تم لوگ عمل تو کرتے ہو مگر تمہیں حالات کی خبر نہیں اور ہم حالات سے آگاہ ہیں مگر عمل کرنے کی قدرت نہیں رکھتے۔ پھر کہا تم نے جو دو رکعت نماز پڑھی وہ دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے، پھر کہا اللہ ﷻ دنیا والوں کو اچھا بدلہ عطا فرمائے، ہماری طرف سے اُنہیں سلام کہنا۔ اُن کی دُعاؤں سے ہمیں پہاڑوں جیسا نور حاصل ہوتا ہے۔ (پہاڑوں کی مثل ثواب ملتا ہے)''۔

''کتاب الروح'' میں ابن قیم الجوزی نے محولہ بالا واقعات کو ثابت کرنے کے لئے حدیث پاک لکھی ہے۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا ہے'' میری رائے میں تمہارے خواب اس بات پر متفق ہیں کہ شب قدر (رمضان المبارک کے) آخری عشرہ میں ہے''۔ معلوم ہوا کہ کسی مسئلہ پر مومنوں کے خوابوں کی موافقت اُن کی روایت اور رائے کے قائم مقام ہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نزدیک بھی وہ چیز اچھی یا بُری ہے، جو اُن کے نزدیک اچھی یا بُری ہے۔ علاوہ ازیں یہ مسئلہ دلائل سے بھی ثابت ہے۔ خوابوں کے واقعات تو بطور شہادت کے ہیں۔

## قبروں پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت:

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ ۳۶ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا اگر تم میں

۳۵ کتاب الروح ص ۱۰۔ ۳۶ ابن ماجہ ص ۱۱۳، مسند احمد جلد ۲ ص ۵۲۸۔ ۳۱۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۷۹، نسائی جلد ا ص ۲۸۷، مشکوٰۃ ص ۱۴۸ مسلم حدیث نمبر ۹۷۱' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۲۲۸ مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۵۷۔



سے کوئی ایک شخص انگارے پر بیٹھے جس سے اس کے کپڑے جل جائیں تو وہ آگ اُس کے جسم پر پہنچ جائے، تو یہ بہتر ہے اس سے کہ کوئی شخص کسی کی قبر پر بیٹھے''۔ (کیونکہ قبر پر بیٹھنے میں میت کی تذلیل ہے، قبر کو روندنا نہیں چاہئے اور اس صورت میں گویا قبر کی عزت کرنے کا حکم ہے)۔ ۳۷

حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَاَنْ اَمْشِیَ عَلٰی جَمْرَةٍ اَوْ سَیْفٍ اَوْ اَخْصِفَ نَعْلِیْ بِرِجْلِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَمْشِیَ عَلٰی قَبْرِ مُسْلِمٍ وَمَا اُبَالِیْ اَوْسَطَ الْقُبُوْرِ قَضَیْتُ حَاجَتِیْ اَوْ وَسَطَ السُّوْقِ ۳۸ انگارے پر چلنا یا تلوار پر چلنا یا اپنا جوتا پاؤں سے ٹانکنا (یعنی بہت تکلیف اُٹھاؤں کیونکہ پاؤں سے جوتا ٹانکنا مشکل ہے) یہ مجھے زیادہ پسند ہے، اس سے کہ ایک مسلمان کی قبر پر چلوں اور پرواہ نہیں رکھتا' یہ مجھے پسند ہے، اس بات سے کہ قبر پر یا بازار کے درمیان میں پیشاب یا پاخانہ کروں۔'' (مطلب یہ ہے کہ بازار میں لوگوں کی شرم کی وجہ سے کسی طرح بول و براز نہیں کرتا، پس ایسا ہی مُردوں سے شرم کرنی چاہئے)۔ یہ بات اُمت کی تعلیم کے لئے فرمائی۔

## قبروں پر بیٹھنے اور نماز پڑھنے کی ممانعت:

حضرت ابو مرثد غنوی ؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْهَا ۳۹ ''قبروں پر نہ بیٹھا کرو اور نہ ہی اُن کی طرف منہ کرکے نماز پڑھو''۔

## قبرستان میں جوتا اُتارنا:

حضرت بشیر بن خصاصیہ ؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک مرتبہ میں

۳۷ حاشیہ ابن ماجہ جلد ا ص ۶۷۷ (مترجم وحید الزماں غیر مقلد)۔ ۳۸ الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۳۷۳، ابن ماجہ ص ۱۱۳۔ ۳۹ ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۰۴، مسلم جلد ا ص ۳۱۲، ترمذی جلد ا ص ۲۰۳، مسند احمد جلد ۴ ص ۱۳۵۔ ۲۸۷، مشکوٰۃ ص ۱۴۸، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۷۵ نسائی حدیث نمبر ۷۶۰۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اے ابنِ خصاصیہ! تم اللہ (ﷻ) کی طرف سے کس چیز کو ناپسند کرتے ہو۔ حالانکہ تم اللہ (ﷻ) کے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ چل رہے ہو؟۔ (یعنی اس نے تمہیں اتنی بڑی نعمت عطا فرمائی ہے) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں تو اللہ (ﷻ) کی کسی بات کو ناپسند نہیں کرتا۔ اس نے مجھے ہر ایک بھلائی عطا فرمائی ہے۔ پھر آپ ﷺ مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: ان لوگوں نے بہت بھلائی کو پایا (کہ زندہ رہے اور اللہ ﷻ کے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو پایا اور اُن پر ایمان لائے) اور مشرکوں کی قبروں سے گزرے تو فرمایا یہ لوگ بڑی بھلائی سے پہلے ہی گزر گئے (یعنی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا وقت نہ پایا) فَرَاٰی رَجُلًا یَمْشِیْ بَیْنَ الْمَقَابِرِ فِیْ نَعْلَیْهِ فَقَالَ یَا صَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ اَلْقِهِمَا [۳۰] "پھر آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص جوتے پہنے قبروں میں چل رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے جوتوں والے اپنی جوتیاں اُتار دے"۔

## جوتیاں اُتار کر پھینک دیں:

حضرت بشیر رضی اللہ عنہ جن کا نام دورِ جاہلیت میں زحم بن معبد تھا' آپ ﷺ نے اُن سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ اُنھوں نے عرض کیا' زحم بن معبد' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بشیر ہو تو اس وقت سے اُن کا نام "بشیر" پڑ گیا۔ فرماتے ہیں' میں رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو جوتے پہنے ہوئے قبروں کے بیچ جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یَا صَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ وَیْحَکَ اَلْقِ سِبْتِیَّتَیْکَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَلَعَهُمَا فَرَمٰی بِهِمَا [۳۱] "اے جوتیوں والے! تجھ پر افسوس ہے' اپنی جوتیاں اُتار۔ اُس نے دیکھا اور رسول اللہ ﷺ کو پہچانا' اُسی وقت اپنی جوتیاں اُتاریں اور پھینک دیں"۔ یعنی پاؤں سے جوتے اُتار دیئے اور قبروں

---

[۳۰] ابن ماجہ ص ۱۱۳، کنز العمال حدیث نمبر ۳۶۸۶۷، نسائی جلد ۱ ص ۲۸۸۔ [۳۱] ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۰۳، ابن ماجہ ص ۱۱۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۸۰۔



کے بیچ ننگے پاؤں چلنے لگا۔

**سوال:** قبرستان میں جوتی پہن کر جانا اور چار پائی پر سونا اور گھوڑا باندھنے کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** قبروں پر چلنے کی ممانعت ہے جبکہ جوتا پہننا' سخت توہینِ اموات مسلمین ہے۔ ہاں جو قدیم راستہ قبرستان میں ہو جس میں قبر نہیں' اس میں چلنا جائز ہے اگرچہ جوتا پہنے ہو۔ قبروں پر گھوڑے باندھنا' چار پائی بچھانا' سونا' اور بیٹھنا سب حرام ہے۔

**سوال:** جب ہم مسلمان قبرستان جاتے ہیں تو قبرستان داخل ہوتے ہوئے کہتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ تو کیا جب ماں باپ' بہن بھائیوں اور بزرگانِ دین، اولیاء کرام اور علماء کرام کی قبروں پر جائیں تو ایسے ہی سلام کریں؟

**جواب:** جب قبرستان میں داخل ہوں تو محولہ بالا دعا ہی پڑھنی چاہیے۔ مگر جب کسی خاص شخصیت عزیز والد، والدہ وغیرہ کی قبر پر جائیں تو وہاں اُن کے ساتھ نسبتی تعلق کا ذکر کر کے سلام کرنا چاہیے مثلاً والد صاحب کی قبر پر جائیں تو کہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبِیْ یا اباجی حضور السلام علیکم یا اماں جی السلام علیکم۔ جب داتا صاحب کے مزار پر جائیں تو کہیں یا علی ہجویری السلام علیکم یا السلام علیکم یا علی ہجویری۔ جیسے ہم مسلمان جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضر ہوتے ہیں تو وہاں ہم رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو جب سلام عرض کرتے ہیں تو عرض کرتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یا اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ۔ پھر ایک قدم آگے بڑھ کر عرض کرتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبُوْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ اور پھر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرُ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ۔

حج وعمرہ کے مسائل پر لکھی گئی تمام کتابوں میں چاہے اُنہیں لکھنے والے اہلسنت وجماعت علماء ہیں یا سعودی مفتی علماء یا پاکستانی اہلحدیث یا دیوبندی بھی اپنی اپنی کتابوں میں اسی طرح لکھتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبُوْ بَکْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرُ بْنَ الْخَطَّابِ.

## منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) چیف ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور کی تصنیف کردہ کتب

| | نام کتب | ہدیہ | نمبر شمار | نام کتب | ہدیہ |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | ایصالِ ثواب | 70روپے | 27 | مسجد اور امامت | 40روپے |
| 2 | حدیث قسطنطنیہ | 40روپے | 28 | علاماتِ قیامت | 40روپے |
| 3 | حقوق زوجین (حصہ اوّل) | 150روپے | 29 | امر بالمعروف و نہی عن المنکر | 40روپے |
| 4 | قل شریف کیا ہے؟ | 60روپے | 30 | مسائل قربانی | 40روپے |
| 5 | عظیم قرآنی دُعائیں | 100روپے | 31 | مقدس دُعائیں | 70روپے |
| 6 | رمضان المبارک کے فضائل و مسائل | 70روپے | 32 | والدین و اولاد کے حقوق | 120روپے |
| 7 | لیلۃ القدر عید الفطر اور مسائل فطر | 20روپے | 33 | حج و عمرہ و زیارت | 100روپے |
| 8 | عید میلاد النبی ﷺ | 70روپے | 34 | آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں! | 180روپے |
| 9 | آخری چہار شنبہ | 20روپے | 35 | چالیسواں کیا ہے؟ | 70روپے |
| 10 | نکاح نصف دین ہے | 50روپے | 36 | یوسف مصر محبت | 400روپے |
| 11 | ہمسایوں کے حقوق | 50روپے | 37 | استغفر اللہ | 40روپے |
| 12 | ختم کے معانی | 40روپے | 38 | دعوت و تبلیغ | 20روپے |
| 13 | مجھے نماز سے پیار ہے | 70روپے | 39 | تاریخ وضو اور مسائل | 80روپے |
| 14 | تحفۂ معراج شریف | 20روپے | 40 | ختم وسیلہ قرآنی مجید منزل | 40روپے |
| 15 | سجدۂ تعظیمی حرام ہے | 40روپے | 41 | آدابِ دُعا و اوقات قبولیت | 150روپے |
| 16 | امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ | 60روپے | 42 | گیارہویں شریف کیا ہے؟ | 40روپے |
| 17 | داتا کون کون؟ | 80روپے | 43 | شعبان المعظم کی فضیلت | 40روپے |
| 18 | غسلِ میت | 20روپے | 44 | کفنِ میت | 20روپے |
| 19 | آئیں دین سیکھیں | 40روپے | 45 | دفنِ میت و زیارتِ قبور | 40روپے |
| 20 | مکمل صحیح اسلامی عقیدہ (حصہ ۱تا۳) | 40روپے | 46 | آدابِ اسلام | 40روپے |
| 21 | آئیں مسجد میں نماز پڑھیں | 20روپے | 47 | حقوق فوت شدگان | 300روپے |
| 22 | انوار درود و سلام (حصہ اول) | 70روپے | 48 | نماز مترجم | 70 روپے |
| 23 | پاکیزگی نصف ایمان ہے | 40روپے | 49 | زکوٰۃ | 20 روپے |
| 24 | ایذان الاجر فی اذان القبر | 40روپے | 50 | دعا عبادت کا مغز ہے | 10 روپے |
| 25 | کھانے پینے کے آداب | 100روپے | 51 | آدابِ عیادت | 70 روپے |
| 26 | بخاری شریف بحوالہ تیسیر الباری | 300روپے | www.seedharastah.com | | |

ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک بی III گجر پورہ سکیم لاہور۔ 0300-4274936